

وہابی توحید

حسب حق تعالیٰ

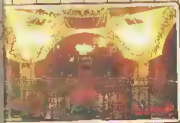
پیر طریقت زاہد شریعت حضرت خواجہ
پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ
سیدہ کوشن زہرا مالکہ عروسہ مہر و اشرافین کجرات

مؤلف

محمد زکیا علیہ السلام

کاتب

قادری کتب خانہ و محصلہ کتب سیکولٹ



وہابی توحید

مکتبہ الرشد

پیر طریقت اور شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمہ

خانہ کتب دار الفکرین لاہور پاکستان

محمد شفیع قادری علیہ الرحمہ

دار الفکرین لاہور پاکستان

المنشی

قادری کتب خانہ

۹۰ سیم پورہ سیکورٹ لاہور ۵۹۱۰۸



دعوت غور و فکر

موجودہ دور میں جو مسلمانوں کی زندگی پر غور و فکر کی ضرورت ہے وہ ہے دعوت غور و فکر۔
دوبندی اور احمدیہ حضرات اہل سنت و جماعت کے اصحاب پر شرک و کفر
نیزوں کی جو چھاڑ کرتے ہیں ماحور جو شرک نہیں ماس کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔
کے لیے وہ توحید کا سہارا لیتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت حضرات کو بھی شرک سے نفرت ہے بلکہ شرک کے واقعہ قبح
اور بات کے کالمین نے ہی کیا ہے مثلاً داتا گنج بخش علی ہری حضرت خورشید اعظم شیخ سید
عبد القادر جیلانیؒ سلطان ابن عربیؒ ابن عربیؒ شیخ فرید الدین گنج شکرؒ
سید الطائف ابوالحسن غفرانیؒ سلطان محمود غزنویؒ سلطان ابن عربیؒ امام علیؒ
ہر ایک اس عظمت کو اوجہ ہر ایک پرستی و غیر پرستی کے حالات کے مطالعہ سے
یقیناً آتی ہے۔ یہ سب کے سب اہل سنت و جماعت کے ہی
اکابر ہیں۔

دوبندی اور احمدیہ حضرات کا خیال ہے کہ توحید کو ہم ہی سمجھتے ہیں۔ اور
توحید پر صحیح ایمان ہمارا ہے جو قطعاً غلط ہے بلکہ دوبندی اور احمدیہ حضرات کا بے صفا
باری تعالیٰ پر ایمان کی نہیں۔ عام مسلمان بھی خدا تعالیٰ کی ایسی صفات پر گڑبڑ تسلیم
کرتے مگر۔

اس کتاب میں دوبندی اور احمدیہ حضرات کی سب سے زیادہ کتب کے حوالہ ہات
سے ان کی جو کسا ختم توحید دیا گیا ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحب عقل وہ حضرات
تقصیب اور حسد کو پالائے خالق و مکرر انصاف فرمائیں کہ کیا اسے تہا تک و تعالیٰ کی
ایسی صفات بیان کرنے والے اور ان صفات پر ایمان رکھنے والے تو خدا اور مسلمان نہیں؟

خادم و بیضی میرٹھ

نورالعلماء محمد ضیاء اللہ قادری اور شہداء غفرلہ

مجلہ حقوق محفوظ ہے

نام کتاب ————— وہاں سے توحید

تالیف ————— مولانا محمد ضیاء اللہ قادری

ناشر ————— محمد حیدر ضیاء

قادری کتب خانہ تحصیل ہزارہ سیکٹر
۹۰ سیٹی بازار سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

ٹائٹل ————— محمد اسلم قادری (پتھر نم)

قیمت

دفتر

روٹیشن

فون نمبر

۵۸۶۶۷۳

۵۹۱۰۰۸

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کے متعلق وہابیوں کے عقائد ! اللہ نسبت بڑا نہیں ہے

وہابیوں کے اہم اور مجدد اپنے عقیدہ کا مسیح اسلام اپنے نبی پر اور محمد
نے لکھا ہے کہ وہ کتنا ہے۔

حقیر و انا بعدہ العزیز لا اخصر و لا اکفر
اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ نہ اس سے بڑا ہے اور نہ اس سے ذلیل ہے۔
نقادہ کی حدیث شامیہ و احسن

تکالیف کا نام : نام اور مذہب اپنے عقیدہ سے انہی پر لکھا ہے کہ اس
کے مذہب انہی پر لکھا ہے کہ اس کے مذہب انہی پر لکھا ہے کہ اس
اور اپنے عقیدہ کے مطابق کہ اللہ عرش سے بڑا ہے۔ اور نہ چھوٹا ہے بلکہ عرش کے برابر
ہے جب چاہے۔ تو چھوٹا ہونے کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے برا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر موجود ہے

وہابیوں اور غیر عقیدہ کا یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر موجود ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
عقیدہ و رخصت آن ادلة کوئی القس من و الکفر بقی
حقاً قد بقاء القدرمان۔

اور یہ عقیدہ ہے کہ وہی شک اللہ تعالیٰ عرش پر موجود ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
اور اللہ تعالیٰ سے دونوں کا عقیدہ کہ عرش پر موجود ہے۔
(عقیدہ و قرینہ انہی عقیدہ)۔

اللہ تعالیٰ کے وزن سے کرسی چرچر کرتی ہے

ایم اور عقیدہ و حدیث انہی کے وسیع کو عقیدہ انہی کے
نہ لکھا ہے کہ

عقیدہ احب و کرسی پر بیٹا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ عرش پر ہی ہے
اور اس کے ہاتھ سے چرچر کرتی ہے اور انہی کے ہاتھوں میں لکھا ہے

عرش معنی چرچر کرتا ہے !

ایم اور عقیدہ و حدیث انہی کے وسیع کو عقیدہ انہی کے
نہ لکھا ہے کہ

اللہ کی بہت بڑی شان ہے کہ وہی عرش پر بیٹا ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
تو نہ وہابیوں کے عقیدہ کہ وہی عرش پر بیٹا ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
میں لکھا ہے اور نہ وہابیوں کے عقیدہ کہ وہی عرش پر بیٹا ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
بلکہ اس کی عظمت سے چرچر کرتا ہے بلکہ اس کی عظمت سے چرچر کرتا ہے اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے
اور نہ وہابیوں کا عقیدہ ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات کو سجدہ کرنے کی ممانعت

بالکل غلط ہے۔ اندھیاں تو ہر جگہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مکان میں
اس کے ویلڈر آن میں ہے کہ وہ انوکھی و الٹی و الٹا و الٹا ہے۔
و الٹا و الٹا ہے کہ اسے جواب دیا کہ یہاں تو میں آپ نے غلط
سمجھا ہے۔ یہ تو اس کا طبع ہے۔ جڑ بھر تو ہو رہے۔

جواب :- نزدیک قول شل بول اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزت کا عرش پرستی کرنا ثابت ہے۔ آیت
قرآنی و ۱۰۰۔ اَسْتَوِي عَلَى الْعَرْشِ یعنی ہم پر قرآن پڑھاؤ
آب اَسْتَوِي عَلَى الْعَرْشِ یعنی ہم پر قرآن پڑھاؤ
قرآن پڑھاؤ۔

[illegible]

عزیز حبیب اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے۔ خدا کس پر مینا ہے تو میرا اللہ تعالیٰ
عرشِ معلیٰ کا معانی ہی ہوا۔ لیکن قرآن اک زما آ ہے کہ،

قَاتِلُوا الْكُفْرَ غَيْرَ الْعَالِيَيْنِ
اپنے پروردگار سے

یہاں پر ہستارا کا بسنے "قوجہ" فرما ہے۔ فرزندِ اُنہیں "قوجہ" فرمانے سے یہ
کوہِ ہلِ شاہِ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ محتاج ہے

دیر بندہ اور غیر متعلقہ دہائیوں کے امام اور مجاہد اعظم ابن عقیل کے نزدیک تو

انسان کے امتداد سے جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ابن خلدون کے
تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے کہا ہے۔

عقیدہ و اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے پیسے کل ہزار کمان ہے۔
دعاؤ کی حدیثیں قرآن مجید مصر

۱۰۔ اگر وہ اپنے کسی دوست کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: "اے دوست! میں نے تجھے دیکھا ہے۔"

اس نے مجھ کو اپنے فضل و کرم سے
 اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں
 حصہ دار بنایا ہے۔

وہابیہ کے عقائد اور آئی آیت و قرآن کو سامنے رکھا جائے تو پھر وہابیوں کے
 عقیدہ اور آپ کے عقائد کے درمیان جو کچھ کھینچ کر آپ کے عقیدے کو سامنے رکھا جائے نیز
 اس سے خداوند کریم کا عقیدہ ہونا بھی لازم آتا ہے۔ نیز یہ کہ قرآن پاک
 میں لکھا ہے:

اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرستے کہ وہ بھیجے میں کو اسے پرفیسر
تو اسے جوتے ہیں، آپ سے کہہ کر کہ

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اگر شہر میں کوئی کھڑکی ہو جس میں آگ ہو تو اس سے بچنا ضروری ہے۔

میں نے کہا کہ میں تو بے پروا ہوں، لیکن اگر وہ کسی اور چیز پر قابو نہ لے سکتا ہے تو اس سے بچنا چاہیے۔
اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ کسی اور چیز پر قابو نہ لے سکتا ہے تو اس سے بچنا چاہیے۔
اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ کسی اور چیز پر قابو نہ لے سکتا ہے تو اس سے بچنا چاہیے۔

مقتصد، آپ کا قول بالکل صحیح اور قرآن و حدیث کے موافق ہے خداوند
متعالیٰ نے ہر شے کو جس قدر سادگی سے اور ہر ممکن ہے۔ انسان کا
جسم ہر جگہ ہے۔ وسیع و بصریث کراچی ۱۵۰۰ء ذوالقعدہ ۱۳۰۰ھ

اللہ تعالیٰ اجبت اور مکان سپاک نہیں ہے

بہاؤ الدین مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ
مقتصد اللہ تعالیٰ کو اجبت اور مکان سے ایک اور سزا دینا مقصود پرست
ہے۔
الطباع المحمداویہ ص ۳۶۲ مجلہ عالم

اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں !

وہابیوں کے مفسر اور محدث و جہاں ان سے حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ
مقتصد ۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی ان سب صفات کو جو قرآن و حدیث
میں وارد ہیں۔ اپنے ظاہری معنی پر محمول رکھتے ہیں۔ ان میں تاویل اور
تحریر نہیں کرتے جب غضب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے
تو حقیقت میں کسی کی صفات میں سے ہوگی غضب مادہ اور کم ہوسکتا
ہے اور مقتصد اللہ کی ذات اور صفات حقیقت میں نہیں ہوتا۔ لیکن
صفات افعال میں تو تیز ضرور ہے۔ مثلاً کلام کرنے سے انسان میں
قوت سے بھرنا اور سنا سے پہنچنا جیسا ہے۔ ان صفات عام
کو آسمان کی جگہ سے نہیں لیا جیسا کہ آسمان سے کہیں جگہ سے بعض
صفات افعال کا نام لیتے اور مقتصد حدیث کے نزدیک حرام ہے۔

تیسرے الہادی ص ۱۰۰ ج ۱۰۰ حیدر آبادی

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

اللہ تعالیٰ بموجب بالذات ہے

۱۰۰۰ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ (فائدہ حدیث یہ مسئلہ)

آخرت میں دیدار الہی کا انکار

دہائیوں کے قاضی عبدالکلام قاضی نے لکھا ہے کہ
عقیدہ اخلافت میں دیوبندیوں نے قاضیوں کو (مختصہ الخیالہ) (۲۵)

اللہ تعالیٰ کے عظیم غیب ذاتی کا انکار

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کے علم غیبی سے کچھ باتیں سیکھیں ہیں۔

معتقدہ اس واسطے طرح غریب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ غریب
چاہے کہ کچھ۔ یہ اللہ کا غریب ہی کی شان ہے۔ واقعۃً ایمانِ مطلق اور فی
دیانہت ہی سے کیا جاوے گی جس کو ذاتی علم بروہہ بھی سے دریافت نہیں کرنا
دریافت کا ثابت کرنا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کہہ کر سے متعلق غریب کا
دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صحیح سمجھا کر ہے۔ اور فرقان و حدیث سے کہہ کر کھانا ہمارے کو ہے۔
اور تبدیلی کے معنی غلامِ غفلت کے استاد مولوی حسین علی دہلوی پھر ان سے تو دینے
کی طرح غریب کا انکار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں

عقیدہ اور انسان خود مختار ہے۔ اے مجھے کریں یاد کریں ایمان کو پہلے اس سے
کوئی غلط فہمی نہیں کہ کیا کریں گے، بلکہ اللہ کو ان کے کرتوت کے بہتہ سلوم ہو گا۔

۱۰۰ کے اندر نامعلوم شخص نے بھی قرآنی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عظیم

اَنْ تَخْلُوَ الْخَيْفَةَ
 اَعْلَى الدِّينِ بِجَاهِدِ
 صِلَاةِ الطَّبِيعِ

کیا تم کو خیال ہے کہ وہ اہل ہوجاؤں نے جو
 میں اور تم کو معلوم نہیں کیا ہے کہ
 والوں کو۔ (پہلے ۱۵)

والوں کو - آپ ص ۱۵۱

وہاں پہنچ کر لوگوں نے فتح محمد جانہ مصری سے تعجب کیا کہ:

۱۰۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اگرچہ تم نے اپنے آپ کو بہت خوش، بہت عزیز، بہت عزیز اور بہت عزیز سمجھا ہے،

ابھی خدا کے تم میں سے جبار کرنے والوں کو آج بھی حرجِ عظیم کی یاد نہیں

اور اس مقصود ہے کہ وہ ثابت قدم رہے اور اس کو محسوس کرنے میں

حضرت امام اہلسنت حضرت فضل بن یحییٰ علیہ الرحمۃ سے دعا ہے کہ ان فرزند

۱۰۰

کیا اس گمان میں کہ جنت میں پہلے جہاد کے لئے اور ایسی خدمت کے کہاوتے دیں گے۔

حضرت مولانا عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ کا فتوہ ہے

حضرت مولانا علی قادری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں :

۱۰ اعتقاد ان الله لا يعلم الا
ما قبل وبعثها فتتوكلنا
عبدنا فانه من اهل البعد
والمشرق (فكر في)

اللہ تعالیٰ محبوب الایمانی ہے

وہ بندوں کے شیخ محمد الحسن سے نقل کیا ہے کہ جو یہ ہے والا اور اللہ تعالیٰ

میں نے جہول مراد میں ان کی ایک آواز کو کہہ سنا ہے۔

فَدَوُّهُ اِيْمَانُكُمْ بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ كِتَابٍ

عندك
في ج. ١١٥

تو لکھا اس وقت علی شہنائی اب بندھی ہے جس پر اس نے غصہ کیا ہے اور اس نے کہا کہ

”نواب اس لامہ پتھر کو تم اپنے اس دل کے آئنے کو جو بھلے رہے، جھوٹے رنگ

24

دیوبندیوں کے مولوی فتح محمد اندھری نے تجزیہ کیا ہے کہ :

مہنہ بپ آگ کے، مڑسے چکرو اسی لیے کرتے اس دن کے آئے کو حوالہ رکھا

تھا آج ہم بھی نہیں بھٹکا دیں گے یہ

میرزا علی قلی خان، امیر کبک و دیوانه دولت مراد شاه اسد رضا خان با برادران

رُجْبِ غُفَّتِ خُدَّاءِی کو رُشکا، اگر نہ واسے .

۹۔ اب بچھوہ لاس کا کرتہ اپنے اسس دیال کی عاصری بچھوہ لے جسے ہم نے تھیں

١٠٠

وہ بند ہیں کہ اگر انھوں نے انصاف سے مقام پر اس نایت کا جو امی میں کیا ہے۔

سُوا اللّٰهَ فَتُشَيِّعُكُمْ خَبِثَةً اَوْ سَوِيًّا ۚ ۱۰

مردی فتح محمد جان بدوی اور ہندی ملے تہ تبریک ہے کہ۔

۹۔ انھوں نے خدا کو ٹھنڈا دیا، تو خدا نے اسے ان کو ٹھنڈا دیا۔

کتابخانه حضرت امام اجاست شاه احمد رضا خان در طبعی علیا از قریب اس کا ترجمہ یہ

2

۵۰ "واللہ تعالیٰ اعلم" قاسم نے انہیں بھیج دیا۔

یونانیوں کے مولوی گورو اس اپنی مولوی شریف علی نقوی اور اس کا فضل و کمال کا بیان کرتے ہیں

ت کے اقبال سے مخاطب کرتے ہوئے (حلیہ شرف و عزم) اختر موصیٰ اللہ انصاری فرماتے ہیں:

١٠٠

اللہ تعالیٰ دعا دینے والا ہے

درجہ اول کے مولوی محمود الحسن نے قرآن پاک کی تہمت کا روجہ کرتے ہوئے اٹھائے کھانا ہاڑ

المراد بالمراد.

وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُتَّقِينَ ۚ وَاللَّهُ مَعِ الصَّادِقِينَ ۚ وَاللَّهُ مَعِ الصَّادِقِينَ ۚ

وَعَلَّامٌ (ث ۷۱) دیکھنا ان کو دیکھ دے گا۔

اللہ تعالیٰ دھوکہ میں نہ رکھے والا ہے

نام نہاد مبلغ اسلام موزی سرور دہلی کے اسمائیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

میں شامل رکھنے والا تھا ہے۔ دوا شروع ہے۔ چو مٹانی اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔

علامہ دہلوی کا یہ کہنا کہ انہیں دھوکہ دیا گیا ہے کہ انہیں لکھنؤ میں لے جائیں گے، یہ بھی غلط ہے۔ لکھنؤ میں ان کے قتل کی سازش تھی۔

دروہ پندوی کے مولوی فتح محمد خاں لکھتے ہیں کہ:

۴۔ منہا نزل اللہ عالموں سے ہے اپنے خدا کو دیکھنا خدا کو خود کا دیکھتے ہیں۔ اہم اس کو

گیا دعوت دینا دیں گے، وہ آپس میں دھوکے میں ڈالنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مذاق کرتا ہے

عزیز کی عہد و رعیت کے لئے اللہ تعالیٰ کو مذاق مکر نے دیا تھا یہی آہستہ کا میجر رستے ہوئے

لکھا ہے

خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے

دہائیوں کے سروری و حیدر الہامیہ سید اکابر نے خدا تعالیٰ کے مستقل کو کہا ہے کہ
 قَدْ تَعْلَمُ رُوحِي أَيْ مَعْنُوِّيَّةً قَلْبًا
 اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے۔

دعوت احمدی شریعہ مطہرہ ملی،
 وہابیہ نجدیہ کے کس عقیدہ کی دوسے خدا تعالیٰ کا ہے۔ یہی کی صورت میں بھی
 ظاہر ہو سکتا ہے۔ یہ وہابیوں کے نزدیک کفار کا ہے کہ جو جہان میں توحید پرستی۔

اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں!

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے دیوبندی اور غیر متفقہ دیوبندیوں کے
 بسم اور تجدید دینے پر توحید کا عقیدہ لکھا ہے کہ،
 عقیدہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ (فتاویٰ مدنیہ ص ۱۵۸)

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے!

دیوبندیوں اور غیر متقدمین کے مشرک کام اور تجدید اسماعیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ
 کے جھوٹ بول سکتے ہیں جس کے ذمہ شریعت ہے۔ یہی ہیں چنانچہ اس نے لکھا ہے۔
 عقیدہ ایسے لائیکم کہ کذب مذکور محال ہے مسطوراً خدا تعالیٰ قلم اللہ لازم
 آید کہ قدرت اللہ تعالیٰ ذات اللہ قدرت ربانی ہر شے۔
 پس ہم نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالکمال ہو۔ اور نہ لازم

سے لاکر انسانی قدرت رب تعالیٰ کی قدرت سے ذات ہو جاتے کی۔
 (ریاض الجنۃ ص ۱۸۱) (مطبوعہ مکتبہ)

عقیدہ اللہ تعالیٰ کا کتب و از کلمات حضرت حق سہارے شاہزادہ اور اجلا نہ
 آج اس کی سبکدوشی و خلافت انیس و چار کراچی لکھی کہ کتب و کتب عدلیہ
 کندہ و قریب ہر صفت کمال ہیں است کہ شیعہ قدرت پرست کلام
 کا کتب کی دار و بنا پر رایت مصلحت و متفقہ نہ کتب ہر صفت از
 شریعہ کتب و کتب کلام کا کتب ہی شاید یہاں شخص مشرک و متکبر و خلاف
 کہ کتب لسان او ذات شدہ یا بر گاہ او را دہ کتب کلام کا کتب شاید
 آواز او بند مگر وہ یا کے دیگر زبان او را بدنی نا زبان او را نفس از و متکبر
 قابل مدح و ستائش۔

جھوٹ نہ بولنے کا اللہ تعالیٰ کے کلمات سے جگتے ہیں۔ اس سے
 اس کی مدح کرتے ہیں بخلاف گوشتے اور پتھر کے ان کو کوئی عدم کلام
 کے ساتھ مدح نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی صفت کمال ہی ہے کہ
 کتب پر قدرت ہوتے ہوتے بھانقا مصلحت پس کی آلائش سے
 بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے۔
 بخلاف اس کے جس کی زبان باقوت ہو گئی ہو۔ یا جب کسی جھوٹ بات
 بولنے کا ارادہ کرے۔ اس کی آواز بند ہو جاتے یا کوئی دس کا منہ بند
 کر لے۔ یہ لوگ عقلمندوں کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہیں۔

دیکھو! وہ مذکورہ بالا
 وہابیوں کے سرور مولوی شاد اللہ اور قریب سے بھی لکھا ہے۔
 عقیدہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے کنا بین ایمان ہے۔
 راخوار احمدیت اور قریب ۲۰۰ گزشت مشرق
 عقیدہ ایمانی کتب بڑی گھڑتیں ہے۔ (شیخ توحید مکتبہ)

دو بندوں کے سبب بڑے بڑے حشر و کفر سے اپنا عقیدہ بچتے ہیں کہ
عقیدہ ۱۱: انسان کو بے ایمانی معنی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے
حکامات پر وہ قادر ہے۔ مگر باطنی و نمود اس کو ذکر کرے گا۔ یہ عقیدہ
بندہ کا ہے۔ (فناوی پر مشتمل مباح مطبوعہ دہلی)

قاریں کو اس بار کھانا اور تیل کے نام اور طلب و کفر سے لے کر دوسری سے
قدرت و کفر کو کفر اور جھوٹ جیسے عجیب اور ناپاک الفاظ سے تعبیر کیا ہے کیا
کسی مسلمان کی ایمانی حریت یہ کہنے یا کہنے کی کتب رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ
بولتا تو ہمیں مگر بول سکتا ہے! ہاں دو بندوں کے قلب و کفر سے لے کر اپنا عقیدہ
واسطی الفاظ میں لکھا ہے۔

جھوٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر

سب پر ہیست لے گئے ہے بے حیائی آپ کے

یہ عقیدہ مشورہ کا ہے جیسا کہ غلطی قدرتی محدث رحمت اللہ تعالیٰ نے
جان لیا ہے۔

إِنَّهُ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
عَلَى الْعَالَمِينَ لَا يَأْتِيهِمْ
خَشْيَةُ اللَّهِ وَلَا يَخْشَوْنَ اللَّهَ
أَنَّهُ يَخْشَوْنَ وَلَا يَخْشَوْنَ
(مشورہ لکھو)

آدمی جو بڑے افعال کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی کر سکتا ہے

دو بندوں کے سبب اللہ اور رشتہ و کفر سے کتنا اور بڑے موری محو الحسنی نے
لکھا ہے کہ

عقیدہ ۱۲: انبیا و پیغمبر و ربابی قادیان ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ کل حال)

دو بندوں کے سبب کس عقیدہ کا ہے، ہر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں
ان دعوات کو سبب بن کر رکھا ہے اور یہ انسانی و غیر ہم جیسے انبیا و پیغمبر
عقیدہ ۱۳: انبیا و پیغمبر کو مثل و جبر و کائنات، اتنی قدر و ربابی و جبر الہی بن کر
کرتے ہیں۔ (الحمد للہ علیٰ کل حال)

دو بندوں کے سبب دنیا و آخرت میں انبیا و پیغمبر کو کفر کے متعلق سمجھتے ہیں۔
عیدہ ۱۴: انبیا و پیغمبر کو کفر کے سبب انبیا و پیغمبر کے نہیں سمجھا جگر خدا میں اختلاف
ہوا ہے کہ کفر و عیدہ ۱۵: انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے نہیں سمجھا جگر خدا میں اختلاف
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

دو بندوں کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

ہر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب
انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب انبیا و پیغمبر کے سبب

لَا تَقْرَأُ نَفْسٌ وَهَذِهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى عَمَّا لَا

ہے انکار استغما ہے اگر کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے بہتر ہے یا وہ ہے
پس کا دم ہے کہ اس پر کاتب و دیگر کا الزام ہو کر دیا گیا ہے کہ اس
قرین واقع ہو کر یہ کہ ذات ہستی میں نفس ہے لہذا اللہ تعالیٰ پر سوال ہے
علامہ شریعی علیہ السلام نے اپنی تفسیر سرائع المیزان میں فرمایا ہے
قَوْلُهُ تَعَالَى هُنَّ نَفْسٌ خَلَقَ اللَّهُ نَفْسَهُ وَفِيهِ تَوْفِيقٌ لِّخَلْقِ أَنْ خَلَقَ
فِي حَقِّهِ اللَّهُ تَعَالَى . اللہ تعالیٰ پر خلق و عید محال ہے۔

(تفسیر سرائع المیزان)

ایمام فخر الدین نے دایرۃ المعارف سے تحریر فرمایا ہے۔
مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللَّهِ حَيْدَرًا وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ وَنَفْسُ
وَالنَّفْسُ تَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى .

پس بولنا اللہ تعالیٰ کی صفت میں سے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ
حدیث بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نفس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میں نفس نہ ہونا
محال ہے۔ (تفسیر کبیر ص ۱۴ ج ۳)

ایم فخر الدین نے دایرۃ المعارف سے فرمایا ہے۔
فَرَمَا هُوَ .

لَا أَنْ الْكَوْنُ لَا يَخُودُ زَانٍ يَفْقَهُ
يَا اللَّهُ الْكَذِبُ ثَبِتْ بَلَدٌ يَخُودُ زَانٍ يَفْقَهُ
مِنْ الْخَيْبَانِ . تفسیر کبیر ص ۱۴ ج ۳

تفسیر ناب الدلیل میں ہے
لَا أَخَذَ أَصَدُّ فِي مَعْنَى اللَّهِ قَائِلًا
لَا تَخْلُوقُ الْخَلْقَ وَلَا تَخْلُقُ الْخَلْقَ
الْكَذِبُ . (تفسیر ناب الدلیل ص ۱۱)

تفسیر ابو سعید میں ہے۔

الْكَذِبُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
عَنْهُمْ . (تفسیر ابو سعید ص ۱۳ ج ۳)
مذہب میں اور یہ کہ خلقی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

هَذَا أَصَدُّ فِي مَعْنَى اللَّهِ حَيْدَرًا وَتَعَالَى مَعْنَى نَفْسٍ
وَعَنْ دَاوُدَ حَتَّى دَاوُدَ نَفْسٍ زَكَاةً كَأَنَّ نَفْسٍ مَعْنَى دَاوُدَ
وَعَنْ دَاوُدَ حَتَّى دَاوُدَ نَفْسٍ مَعْنَى دَاوُدَ . (تفسیر سرائع المیزان ص ۱۴ ج ۳)

علامہ ابن عربی نے دایرۃ المعارف سے تحریر فرمایا ہے۔
وَقَدْ أَخَذَ أَصَدُّ فِي مَعْنَى اللَّهِ قَائِلًا لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ وَلَا
يَخْلُقُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ . (تفسیر غزلان ص ۱۴ ج ۳)

علامہ ابن عربی نے دایرۃ المعارف سے تحریر فرمایا ہے۔
لَا أَخَذَ أَصَدُّ فِي مَعْنَى اللَّهِ حَيْدَرًا وَتَعَالَى مَعْنَى نَفْسٍ
لَا يَخْلُقُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ عَلَيْهِمْ قَسَمًا . (تفسیر دواک)

حیرت انگیز ہے کہ ناب صلیح حسن بھڑا لکھتے ہیں کہ کاتب اللہ حدیث کہ
اور صحت و تفسیر میں غلط کر رہا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ

وَدَاوُدَ كَيْسَانِي صَفَاتِ مُحَمَّدٍ مِنْ سَعْدٍ بِمَعْنَى عِلْفٍ وَدَاوُدَ
زَكَاةً مِنْ سَعْدٍ . درجہ انوار القرآن ص ۱۴ ج ۳

دواوید کے سرور و دیاوید کے دواوید آری نے کہا ہے کہ
وَدَاوُدَ كَيْسَانِي صَفَاتِ مُحَمَّدٍ مِنْ سَعْدٍ بِمَعْنَى عِلْفٍ وَدَاوُدَ
زَكَاةً مِنْ سَعْدٍ . (تفسیر غزلان ص ۱۴ ج ۳)

دواوید کے سرور و دیاوید کے دواوید آری نے کہا ہے کہ
وَدَاوُدَ كَيْسَانِي صَفَاتِ مُحَمَّدٍ مِنْ سَعْدٍ بِمَعْنَى عِلْفٍ وَدَاوُدَ
زَكَاةً مِنْ سَعْدٍ . (تفسیر غزلان ص ۱۴ ج ۳)

[illegible]

اللہ تعالیٰ سے چوری و شر بخوری ہو سکتی ہے

[illegible][illegible]

ایسا ناں ملا جس پر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہ تصور یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نے اس حالت میں
گناہ کیا ہے، وہ سخت درپیش ہو رہا ہے کہ
بحث ہوگی جس کے ساتھ ساتھ ایمان سے
مبرا اصول اور مصلحت کا نشان

اس کے بعد ایسے فقہاء و نظریات کی تعلیم دینے کا اہتمام کرتے ہوئے فرماتے

سند قدرت میں ابھی دم سے دو
بکری بکری باٹ کھول اٹھان ہوئی جس
میں اس کو پیٹھا اور دھیس گڑھیا کے سوا
بھرس کے سوا کوئی نہیں۔

ان عقائد میں ہر قسم کی ایسے حیرت جیسے قیوم اور کرم کے عیب کی نسبت کرنے اور کسی امکان کی ثابت کرنے پر ہی اکتفا نہیں بلکہ تمام صفات کا ہر سے تفاوت کا بیان اور کثرت قدرت، ہزار وصف کمال ہونے کے لیے ضروری کر دیا قرآن کریم میں

نارنگی کی روئی اشرفیہ الشرف علیہ السلام پر درود شریف پڑھا جس میں یہ لکھا ہے
یہ کہتا ہوں :

الحمد لله على ما سجدنا ونبينا ومولانا اسود على
علائك اسيدك لعلنا نوابك في الدنيا والآخره
اے قابول شریف! اس روز البتہ یہی کچھ خیال دلا تو دوسرے روز سیرا کی یہ
پیشہ رہی جو آپ روئے اور میری ہفت سے درختان میں چڑھ کر حضور کے سامنے آست
قیمت میں کہا شک جڑی کروں ؟
مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا جواب ہر اپنے مرید کو دیا
تو ہے :

جواب اس واقعہ میں سنی کسی کو تین کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ توبہ
قلم سے سن کر منت ہے۔
۴۳ سوال ۳۳

(روزنامہ الامداد ۳ بہشت منور ۳۳ جلد ۱)
قاری شریف کوام ! دوچاندی دہلیوں کے نام شاہ محمد تاج الدین صاحب
اشرف علی تھانوی سے اپنے مرید کو توہم کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہ بات
کو بھی نہیں لکھا کہ یہ شیعہ کی دوسرے جگہ پر آپ میں اس کی حوصلہ افزائی اور
تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو چار حواصم نے کہنے میں حق بجانب ہیں
کہ تمام مریدانہ دینی سے ہیں جو اسکا وہ دوسرے دہلیوں کے مولوی اشرف علی
تھانوی سے کر رہے ہیں۔ نیز دوچاندیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ۔ یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے تم انہیں
سب نے سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحّد ہے

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے
بہشت روزہ انجمن شریف کا تبصرہ | اس خواب کا انجمن شریف حضرات کے بہشت

انجمن شریف کا تبصرہ ہی قابل غور ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا صحابہ جو صاحب منسوبہ اور دونوں ہی
نظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا مندرغرض خیال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی
ان کے قابول شریف میں اور بے اختیار میں یہ فقرہ نکلیا گیا تھا تو تعجب اس پر ہے
کہ مرشد تو ہوش میں تھے۔ اور ان کا قلم اختیار میں تھا تو پھر مرید کو مرشد
کے کہنے کے ساتھ حوصلہ افزا جواب کیوں دیا کہ صحابہ اس کا زمین ہی انصاف سے
بند فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی ؟ اور سارا
انسانی کا کلہ چھو کر ان کی امت میں داخل کرانے کی ؟

بعضوں کا یہ شبہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اس نہیں
چھوڑے گی کہ اس تبلیغی جہد و جدی کی آڑ میں ایک اور حرکت
کر دے گی کہ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پردے سے آخر سر کے ساتھ
قلم کوئی کوئی غیر مذہب پر حملہ کر دے جائے گا۔ کیونکہ اس سے پہلے ہی
تھے تب کے مسئلہ میں کہ ان میں سے تین اکابر دوچاندیوں کو تو یہ مولانا
تھانوی اور مولانا انیس اس نے اپنے آپ کو غیر از سطر پر پہنچانے کی کوشش کی ہے
اب یہ جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے تو ایک اور
نقشہ کو تہم دینے کے لیے ماہ ہمار کوئے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے
تھانوی و محسوس دن دکھاتے اس جماعت سے وابستہ تینوں مولانا دن
کے اس دور پر منصفہ نبوت کی طرف تیش تھامی کی ہے پھر ان تینوں پیشواؤں
کے مشرک اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے۔ بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے
ایک نے پیغمبر کی سطر پر پہنچنے کی کوشش کر کے بعد انوں کے لیے راستہ
دار کیا ہے۔ (مشرق اوسط) (بہشت روزہ انجمن شریف ۵ دسمبر ۲۶ ہجری قمری)

بحیث اہل دینٹ نے جو لکھا ہے بالکل ٹھیک لکھا ہے ہم میں سے منفق نہ
 لیکن ان کو اپنے سردار اہل دینٹ مولوی شاد اور صاحب امرتسر کے قتلے کو ہم
 بولنا چاہیے۔ جمیل انہوں نے مرزا قیام کے چچے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے
 مرزا قیام کے ساتھ نکاح بھی جائز قرار دیا ہے۔ دونوں فتوے پیش خدمت ہیں

شیخانی فتوے | امر زانی کو ایام بنانا اور اسے حدیث شریف جابر بن عبد اللہ سے
 اخذ کیا اور اسے حدیث میں سے اچھے لوگو
 کو ایام بنایا کرو۔ جیسے کہ ان کا وہ ایک رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے
 صَلَّوْا اَخْلَفْ تَمِيْرًا وَكَاعْبِدْ ہر ایک نیک و بد کے لیے نماز پڑھو یا کر
 یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو تو بلجاؤ۔ وَاقْبَلُوْا مَعَ الْاَوَّلِیْنَ۔

داعیہا باجوہ شہر امیر قریب بسا کالم نمبر ۲۰۰۱ ۱۲ مئی ۱۹۹۸ء
 میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک علم کو سمجھنے اور اقتدار کا جوتہ ہے۔
 چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی؟ داعیہا باجوہ شہر امیر قریب بسا کالم نمبر ۲۰۰۱ ۱۲ مئی ۱۹۹۸ء
 مرزاتین سے نکاح | ص ۱۰۱ - باپ بیٹی دونوں مرزائی تھیں لیکن غیر مرزائی سر
 سے نکاح پر دونوں رضامند نہیں۔ نکاح جائز ہے یا
 بیکر نامک اور مگر کوہ اپنے مذہب پر کھمبے ہیں۔

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت

وہ اپنے کفریہ باتوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے علاوہ دیوبندی حضرات کے معنیٰ علم
ابراہیمیت علماء ہند کے صدر مفتی کاشف اللہ، ہلوی نے شلی مرتزائیوں کو اہل پاکستان
الزاد کیا ہے۔ سوال و جواب دونوں درجہ میں۔

سوال ۱۰: جناب نے مرزا یونس کے متعلق
 ایک سوال کے جواب میں ارسال فرمایا ہے کہ
 مرزا کو اہل کتاب کا حکم دیا جاتا تھا۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیسے اہل کتاب پر
 یہ فیصلہ دلائل ارشاد و قرآن میں ؟

میں اس مسئلہ کی بحث ہے۔ اور یہی راجح ہے۔
(کتاب فی التفسیر ص ۳۱۲ جلد اول مطبوعہ کراچی)

لیکن اگر اس کے ماں باپ یا کسی میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کفر کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبح درجہ درست ہے۔

(مکرر کفایت اشرف کان اشرف لادین)

مجلس عمل تحفہ ختم نبوت والے اجلاس سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر واقعہ آپ مرزائیت اور مرزائی فرائض کے خلاف نہیں، تو مولوی اشرف علی تھانوی مولوی قاسم نانوتوی، مولوی شامشاہ امیر تسری اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبند اور اہلحدیث اکابر سے متعلق بھی کوئی اشتہار اور پیشکش شائع کر کے ان کی اور اپنی پوزیشن واضح کریں۔

لیکن مجلس عمل تحفہ ختم نبوت کسی بھی اپنے ان اکابر کے خلاف کچھ بھی نہ لکھے گئے جس سے عیاں ہو سکے کہ تردید مرزائیت میں تو کنگ مغل جس بقصد صرف شہرت مرکز کی مجلس تاجدار ختم نبوت جماعت کی تنظیم ہے ان تمام دیوبندی اہلحدیث اکابر کی سمت مخالفت ہے جو مرزائی فرائض ہیں۔

یاد رہے کہ مرزائیت کی تردید میں سب سے پہلے آنحضرت عظیم البرکت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو، تاہم جو برعین شاہ اسی رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتاب لکھی۔ قادیان شہر میں تردید مرزائیت میں سب سے پہلے جو جلسہ ہوا۔ وہ اہلسنت و جماعت کا ہوا۔ عالم دینی، عارف و تحقیقی پیر سید میر علی شاہ گوڑ اور سید مرتضیٰ علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہم السلام نے قادیان و جال کو مناظرہ اور سہیلہ کے لیے لکھا۔ مگر مرزاقادیانی مقابلہ میں نہ آیا مجلس تحفہ ختم نبوت نے کسی بھی اپنی تقریر و تحریر میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ اپنے لیے کہہ بیٹھتی تھے۔

(نوٹ: صفحہ ۳۸ کفایت المفتی صفحہ ۳۸ کا نوٹ کوئی ہے۔)

مجلس عمل تحفہ ختم نبوت

کتاب السنن

۱۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۲۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۳۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۴۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۵۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۶۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۷۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۸۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۹۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۰۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)

۱۱۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۲۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۳۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۴۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۵۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۶۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۷۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۸۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۹۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۲۰۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)

سوال

۱۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۲۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۳۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۴۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۵۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۶۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۷۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۸۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۹۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)
۱۰۔ انوار السنن للعلامة الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (مکتبہ اہل سنت)

ضمیمہ

اس پر فتن دور میں جب اعلیٰ معاشرتی و فہم سینکڑوں خواہاں نہیں۔
 ان مقامات کی خواہاں بھی بددیہ لوگ ہیں۔ سب سے خودوفی ہشتیا۔ میں عداوت کہنے
 اور کارگرم کہنے اسی طرح سقاہ میں غلامت کرنے والے حضرات بھی زوروں پر نہیں
 یہ تقاضوں سے بچو۔ اشتہارات اخباروں اور رسائل میں جگہ خریدی ہوئی۔ وہاں
 دیکھتے ہوں گے۔ اسی طرح انگریزوں نے پاک و ہند میں ایک سازش کے تحت
 اسلام کے نام پر مختلف مذاہب اور فرقوں کی دانش بیل ڈالی۔ اور ان کی سرپرستی
 کی۔ ان گراہیوں کے علاوہ جو جاگیریں ہیں اور خطابات سے بھی نوازا۔

جن مقاصد کے لیے انگریزوں نے ان کو خوش کیا اور سرپرستی کی، ان میں اولین مقصد
 کفر اور صفت مسلمان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا عظیم و توقیر کو ختم کرنا تھا جس میں انگریزوں کو مددگار ہو گیا۔ اس دور میں کچھ کتابیں
 لکھ کر دسوتے زمانہ میں منتشر عام پڑ گئیں۔ جن میں تعظیم حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 لکھ کر اور فرقہ پراری کیا گیا۔

مثلاً لکھنا یعنی یا رسول اللہ کہنا۔ جس کے لیے پتھر یا پے شل مانا۔ اس کا
 حاتمہ زعفر۔ مالک و خاندان۔ غلام غیب۔ روضہ مقدر کا ارادہ کے ٹکر کرنا۔
 لکھنا۔ نورانیت۔ وسیلہ۔ نفیس رسال۔ فرما ورسس۔ دور وراز سے سستہ
 است انجمنی و غیر ہم عقائد و نظریات پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک کفر و شرک ہے۔
 لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اپنے علماء سے متعلق ہیں عقائد اور نظریات رکھنا ان
 کے نزدیک عین ایمان اور اسلام ہے۔ اس کتاب میں ان کے مسلک کی کتابوں سے
 لکھنے والے علماء سے متعلق ہیں نظریات و عقائد لکھے گئے ہیں اور فیصلہ مسلم عوام پر

قاری نے کلام دو باب بنکھیر دیو بند یہ کہ اکابر کی خود ساختہ توحید کے منہ
 دیکھے۔ یہ ہر روز توحید کا دھندلہ اور اپنے اپنے واسلے اور مسلمانوں کو کافر اور شرک
 بنانے والے نام نہاد توحید کے ٹھیکیداروں کی توحید کا حال۔ جو قرآن وحدیث کے
 بالکل خلاف ہے۔

اب آپ خود ہی دیکھیں کہ ان کے ادراک کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی
 یہ شان پر کرمب سے بڑا بھی نہ ہو۔ جیوٹ بھی بول سکتا ہو۔ یہ علم بھی جو کچھ
 و غاباز خیال چلنے والا۔ بھول جاتے والا۔
 عیوب و نقائص کا ان کا بھی ہوا اور دیگر ذرا کی اور قبیح افعال کا سرزد
 جس سے لیکن ہر ایسے فرقہ کے لوگوں نے دین اسلام اور قرآن و سنت کو کیا کچھ
 اور اس کی کیا تبلیغ و اشاعت ہو گی۔

نیز ان حضرات کے نزدیک خدا تعالیٰ جل جلالہ کا یہ مقام ہے ان کے
 نزدیک سرور دنیا۔ محبوب خدا۔ راز دار رب العزت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور غیر میں مقام اور دنیا پر کرام عیسیٰ علیہ السلام کی
 کیا قدر و منزلت اور رفعت و عظمت ہو گی۔ حقیقت خداوند کریم عزوجل
 کے متعلق ان کے عقائد باطلہ اس لیے ہیں کہ ان وہابیوں کے سینے میں حق رسول
 سے غالی ہیں کہ کچھ جن دلوں میں مثل مصطفیٰ موجود ہے اسی دلوں کو خدا تعالیٰ کی
 معرفت اور صحیح توحید و عظمت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخانہ بول میں سے
 کوئی دلی اثر نہیں ہوا۔

نوٹ: کتاب ہے ee درجہ کو وہاں ہے کہ فرنگیوں کے عقوبت ہے ee
 ڈاک کے ذریعہ خود چھپ کر شہر لکھنے پر ہے۔

چھوڑ دیئے۔ کیا ان دو ہندی اور احمدیہ حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ملنے علماء کا مقام واجب احترام ہے یہ سب کچھ انہوں نے اپنے آقا اور اپنی سرکار کو خوش کرنے کیلئے کیا۔ لیکن مسلمان کا شیوا اور عقیدہ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیا خوب بیان فرمایا ہے۔

دردِ دل سلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے ماز نامِ مصطفیٰ است

اہلسنت و جماعت کا حقیقی ترجمان ہے



سالانہ چندہ ۱۵۰ روپے — ماہانہ ۱۵ روپے

قرآن و سنت کی تعلیمات کا پیچہ۔ آج ہی اپنے نام لکھ کر
کے لیے جاری کرنا تیرے!

نرساں نہ پڑے۔ دفتر ماہنامہ باطنیہ تحصیل بازار سیالکوٹ

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے

وہابیوں کے نزدیک صرف نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ جو جب وہابیوں کے سرور و سروری تھا، اللہ صاحبِ مہربانی اور ان کے سرے کے بعد ان کو صرف خدا سے وہابیوں کا رتبہ تو شرک نہ ہو بلکہ کچھ سونہری دہلیں۔

اے شاعرِ خدا! شیعہ خدا سے تم بڑے
اے سیدِ عالم! یہ سب کچھ خدا سے
اے دیکھ قوم و غیر! کتبِ خیر و انعام
کاش آج اسے تیرا پیچہ سے وجودِ حق
اسے مسافر تیز رفتاری ہے اچھی نہ
چوڑ دینی جاسے سرمدی تھے اچھی نہ
اسے مقرر اسے تو باغِ جہاں سے دی گیا!
تیرے علم سے اپنے شیعہ ان کا دل برا گیا
مولوی محمد علی گڑھی دینا انہار دے کو مرنے کے بعد صرف خدا سے

۱۰ ہے۔

اے فضلِ ہدیٰ خلیفہ شریفا!

اے جہرا احاطہ الاحجار

داغبار محمدی دہلی ملکیم جزیرہ ۱۹۶۲ء

وہابیہ کہیں کے مدرسہ کاغذیہ دہلی سے وہابیوں نے صرف نوے برس گزرے۔

سچے حکمتیں رحمانیہ اسے نور ہمارے مقصد
درجہ کس شان سے عالم میں ہے کرم بڑہ مگر

تو نے ایسی باتیں دیں اسے سکونِ علم و فن
تیری جانب آگئے خرو عاشقانِ علم و فن !

یوں فرازش ترے کی اسے پرستانِ علم و فن

کہ ان جو نے گئے سب حامیانِ میل و فن
(اخبر محمدی درجے ملائکہ رحمت مشعلہ)
وہابیوں کے نزدیک حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو چارہ چوتھنا شرک ہے تو مولوی شاد اللہ امرتسری کے کو دہائی بارہ جو کہیں تو
مسلمان کے مسلمان رہیں۔ وہابیوں کے نزدیک امامِ ائمہ علیہ السلام علیہ السلام والی اللہ
کو دہار کہہ دیجئے "علم میں ہے محمد شاد اللہ امرتسری کے کو دہائی تھام رہے تھے انہیں تو ان
پر شرک کا فزع مل چکا ہے۔

وہابیوں کے نزدیک حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو انت کو
والی کسبِ محبت والا اور ایسے مائیکان کھنا شرک قرار دیتے کہ وہ ایسے
مائیکان کھنا میں تو رہے ہیں :

اسے اہلِ مسلمان ! اسے سرورِ بندہ و مسلمان
اسے شفیق و رحیم ! اسے چارہ نجوت و دوستی
اسے زبانِ بے زبان ! اسے دینِ بے مائیکان !
لاذکی و شہینِ بیباک ! اسے شوکتِ تیر و مسلمان

اے شرفِ اقدس ! اے شہیدِ خداوندی علیہ السلام
قہرِ عظیمِ اہلِ تہمتِ سیکرِ مسلم و مسلم
ہیتِ شانیِ شرف

وہابیوں کے نزدیک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گدے کے لیے چارہ
کہ ان کو دہا چوتھنا شرک نہ کہو ہے۔ یہ غلابِ صمدی حسنِ صوابی کی اجودہ بزرگ
حکمت اور ہمت ہے۔ اپنے فخر کے فخر کو شاد اللہ امرتسری کے لیے چارہ ہے وہاں
کے مولیٰ کا ہی ہے۔

لہذا دوسرے در افتادہ بار باریاب شریفین !
شیخِ سنتِ مدو سے فاضلِ شوقِ کمال مدو سے

الغی و اکتیاب شاد !

وہابیوں کے نزدیک مولیٰ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری مثلِ بشریں مگر
سے نزدیک مولیٰ شاد اللہ امرتسری کے کو دہائی تھام رہے تھے انہیں تو ان
سے گلِ خوار و رحمت تیر ! ثانی تو ان حکمت !
کر دیا جس کے آگے وہاں ہر دہائی کن تھا

سیرتِ شانیِ شرف !

وہابیوں کے نزدیک خدا اگر چاہے تو کر دہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے مولیٰ
شاد امرتسری کے کے متعلق عقیدہ ہے کہ
اسے شاد اللہ تیر سے بعد اب کوئی نہیں

پس غلابِ صمدی حسنِ صوابی تو دہا چوتھنا چارہ شاد !

کون ہے وہ آنکھ تیرے علم میں چروٹی نہیں
(سیرت شامی ص ۱۰۸)

وہابیوں کے نزدیک احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھانے علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد پھر دنیا
میں تشریف نہیں لاسکتے فرماتے مولوی شام احمد امیر کے کمرے کے بعد پھر فرمایا میں
تیرے کے متعلق اس طرح عرض کروا رہی ہیں

پھر یہ ہیں معجزات حق کے سر بلند

سے کے آج اپنی زبان سیب ظلم

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

اب نہیں برگزین گئے تیرے رونے کو

آکر جا کھارو دشمن پھر جو اسے شیعہ نوم

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

وہابیوں کا عقیدہ جتنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کہ محمد و
علی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ گمراہی جماعت کے مولوی عبداللہ غازی کے
متعلق عقیدہ ہے کہ وہ مستوجب لعن و لعن تھے۔ وہ خود غازی تھا
وہابیوں کا رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ
لفظ اور قصہ ان کے حاکم نہیں ہیں۔ مگر اپنے مولوی شام احمد امیر کے متعلق
عقیدہ ہے۔

آج یہ فرد بشر علم میں ہے ان کے نوم

آمدگی آج جماعت سے مجسم پرست

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صاحب روک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اور اولاد کا مبین علیہم الرضوان کا جس کا کبریا جنت اور نامائز بنے۔
ان کے اپنے مولوی امام عبداللہ ہے وہ اس کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے

نبی محمدی و اولیائے شافعیہ

دہلی میں رسول عبداللہ ہے صاحب شامی بانی فرقہ امامیہ عرس

جو اس ہے۔ اسی طرح اس سال بھی اس کے فرزند نے باپ کی یاد

تازہ کرنے کے لیے بتایا۔ ۲۰ فروری ۱۳۳۵ کو جس راجا نے

(اختر مجیدی دہلی شکر پور ص ۱۰۸)

وہابیوں کے نزدیک نبی حبیب وان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کرم چاہے اور

ان کی خبر نہیں ہے مگر وہابیوں کے مولویوں کی خبر بھی ہے۔ اور وہ خود بھی کے

عقیدے بھی ہیں جیسا کہ مولوی شام احمد امیر کے کمرے کے بعد ایک وہابی مولوی

دین محمد صاحب خیر پور کے امیر شمس کے کمرے میں مدعا کرنے کی خبر

سہ دہے تھا۔

تھے وہ اسلام کے مشہور مناظر و دانش

آہ جو نیاسے کیا کوئی مدعا سے جنت

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

اسے فقیر وقت اسے گنجینہ علم و عقل

آپ کو کشت تھا حق نے لاری ماہ و کشتی

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

وہ عالم تھا۔ مجاہد تھا۔ فاضل تھا۔ دانش کا

وہ ہر میدان کا غازی محبت و تقاضے کا

وہ ہر علم تھا جس وقت ملتی تھی اس کا امت

مناظر کا مقابل کا قلم کا نایاب جا امت

مناظر تھا۔ مجاہد تھا۔ وہ صاحب علم میں اہم تھا

عرض وہ قوم اپنی ہر کسب کا باغ و غنم تھا

(سیرت شامی ص ۱۰۸)

شَكَرًا لِلَّهِ أَتَمَّحُوا بِحَمْدِهِ
بِحُسْنِ الشَّكْرِ يَكْفُرُ بِهِ
أَمَّا مَنْ يَكْفُرْ بِحَمْدِهِ فَجَنَّهُ
فَقَدْ نَزَلَ فِي أَهْلِهَا

شکر اللہ کریم کا حمد و ثناء میں اتم و کامل ہو کر رہے اور ان کو بیکری و بھوک
توفیق دے، تپا ہے، اس پر ایسے لڑکوں کو جہنم ہے جہاں
کر رکھا ہے۔ اس لیے اپنے بحرِ مہم سے حرا پاتا ہے کہ جہاں
سبب ثنائی (۳۸)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی اعتقاد نہیں
گوارا کرتی کے متعلق عقیدہ ہے کہ اللہ اپنے اختیار سے اس کو تپا سے کھینچتا
اور جہنم میں ڈالتا ہے اسے نصیر و مستقیم
یوں نہ ہونا چاہیے جیسے سببِ جنات نعیم

وہابیوں کے نزدیک اسلام علیک یا رسول اللہ کہنا بزرگ و کفر ہے۔ مگر
اگر کسی پر حرفِ خدا سے اسلام نہیں پاتا ہے۔

اسلام اسے اپنی بدول و غلاظتوں کے عدل
قرآن و سہ قرآن تیری مین اور نہ جلیس
اسلام اسے قیامِ اسلام کا رخ و قیام!

و سبب ثنائی (۳۸)

دشمن اللہ و رسول کا دشمن نہ ہو، ان کا کلمہ سببِ جہنم ہے۔ بلکہ سببِ جہنم کا وہاں کہنا درست ہے۔
تفصیل سے اس کا غرض دیکھئے کہ یہ عقیدہ کون کونسا عقیدہ اور مہمیت کا حامل
ہو رہا ہے۔

السنن و بہا صحت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدا کی و
است بیان کریں تو وہابیوں کے مولوی یہ کہتے ہیں کہ رسول کو نہ ایک بڑا عادی ہے
اس گراپنے مولوی اور کسی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

ہو یاں بھو سے بھگت آپ کے اوصاف کا
ہو سکے غور شدہ اور ذروں میں گہر گہری

و سبب ثنائی (۳۹)

وہابیوں کے نزدیک مرد و کائنات علیٰ افضل الصلوات و افضلہ و اتممات
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ متعلق عقیدہ ہے کہ
ہو سکے غور شدہ اور ذروں میں گہر گہری

و سبب ثنائی (۳۹)

وہابیوں کے نزدیک یہ کہ بزرگ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
وہ قدم سے کائنات میں رہا ہے۔ مگر اپنے مولوی اور کسی کے متعلق عقیدہ
بافانیا علیٰ افضل الصلوات و اتممات آپ تھے
اسے سببِ آپ کے دم سے یہ کہتی تھی بری

و سبب ثنائی (۳۹)

وہابیوں کے نزدیک سید المرسلین علیہ افضل الصلوات و اتممات
دیکھ اور کسی کا مقام یہ ہے

وہابیوں پر اسے شہادہ اللہ عالی مقام
آپ کو اللہ نے بخش تھا کا بد بھری

و سبب ثنائی (۳۹)

وہابیوں کے نزدیک شہرہ بر و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مشہور ہیں
وہابیوں کے نزدیک پاکباز و پاکبازیت اور شیخ الاسلام کا ہے۔
و آپ شیخ الاسلام کا حجت الاسلام تھے۔ آپ کے حق میں تعارض یا تضاد نہیں ملتا

کبھی اس نے نظر ڈالی نہ تھی اسباب زینت پر
خداوند متعال سے اس پاک باز و پاک طینت پر

(سیرت عثمانی ص ۳۹۰)

وہابیوں کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرآنی مبارک قرآن
کا تفسیر میں جیت نہیں مگر خداوند متعال کے کلام میں حجت قرار دے دے یہاں

آپ شیخ الاسلام نے

آپ کے حق میں تھا زیادہ تر لباس مفری

(سیرت عثمانی ص ۳۹۰)

وہابیوں کے نزدیک شافع رحمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر اوار
پرا اوارہ کر کے جانا بڑا ک ہے مگر وہابیوں کے یہاں عبد اللہ بن مسعود کے اپنے دادا
کی قبر کو مرجع خلاف رکھا ہے۔ (دواۃ وحزنی ص ۳۹۰)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ گناہی سے یا زیارت سے کچھ نہیں ہوتا مگر اپنے
مولوی عبد اللہ بن مسعود کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:

بعض کوئی شخص آپ کی معیت میں بیٹھنے سے اور بعض صرف

آپ کی زیارت سے صاحب حال ہو گئے۔ (دواۃ وحزنی ص ۳۹۰)

طاری پرستی،

وہابیوں کا اپنے چچا و اعمام پر عبد الوہاب سے تعلق عقیدہ ہے کہ

آپ کا دروازہ صرف متدلل کے لیے کھلا رہتا ہے

(محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ ص ۱۰۰)

مولوی دار و درستی کے دادا بھی

دفعہ ترمذی رحمہ اللہ ص ۱۰۰

کہ یہ دیر ترمذی نے لالہ بدست نے فرمایا ہے کہ یہی کہہنا

کھا ہے۔ (مجموعہ الترمذی ص ۱۰۰)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی دلی کے تبرکات سے کچھ فائدہ اندفع
نہیں ہوتا مگر اپنے مولوی عبد اللہ بن مسعود کے متعلق لکھا ہے کہ:

حضرت کے لباس سے بھی کثافتہ کرنے والوں کو حجت

مائل ہوا۔ آپ طالب علم بعض پرستی کے متعلق سے وہ میں لکھا۔

اسی وجہ سے وہ طالب علم پر بد پرستی کے ہم سے مشہور ہوا۔

(دواۃ وحزنی ص ۳۹۰)

وہابیوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یوم میلاد منانا

ہر یوم بدست ہے مگر مولوی عبد اللہ بن مسعود کے متعلق لکھا ہے کہ

وہابیوں سے پہلے کی عبادت ہے کہ

جس دن حضرت مولانا عبد اللہ بن مسعود نے اپنی ہر سے وہاں منان

ہویش کے لیے یوم التعلیق بنایا جاتے۔ ابواس دن سب احمدیٹ

دن ہر سب کام چھوڑ کر مذہب احمدیٹ کی طرف اختیار کر گئے تھے

مفتوں میں صاف صاف دعوت دی: وضع توہمیں معلوم اور ہر

سکارسہ نا آدمی لایزالہم سے کہ کوئی اعتراض حضرت محمد صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک کلمہ شریف کی درجی جڑوں میں ہی بڑا دل کا ذاتی نام

سماقی ہم آج ہے مگر وہابیوں نے اپنے مولوی عبد الوہاب بن مسعود کا نام بھی درج

جوہر کے طور پر استعمال کیا ہے۔ دیکھتے اصل حجابات۔ (دواۃ وحزنی ص ۳۹۰)

کہا ہے کہ

ہمارے ملک میں ایک ایسی شکیست کا نام ہے جسے وہابیوں کی

شکیست سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی کوئی

کلام میں حکم کا کریں۔ یعنی کوئی عقیدہ شیخ صاحب الدین سے

جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبد الوہاب رحمہ اللہ

اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ (مجموعہ الترمذی ص ۱۰۰)

کافر شرع میں بھی پاک معنی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی قسم کی نافرمانی
 نہ فرمائی مگر وہ اپنی استغناء و تلبہ اور بے پرواہی میں کفر میں ماحول کیا
 اور ان کو کیا کہیں کہ ان کو خود سولہ ہزار دفعہ توبہ کی ضرورت ہے
 ان الفاظ میں کیا ہے ؟
 اصل یہ ہے کہ ابجدیث کے دور کو ایک حدیث کے تحت لکھی ہوئی
 استہدایہ نمائندگی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور
 جنت میں رہنے کی گنجی جسے کہ اپنے پرانے دور والا اللہ تعالیٰ
 رسول اللہ کو بھی جھوٹے لگے۔ اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا
 اہواز کیے ؟
 (ابجدیث پر قرآن ۱۰۰ ج ۱ ص ۱۰۰)
 وہ اپنی سب سے بڑی کائنات میں جو دولت مند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کو اپنی مثل دیکھتے ہیں جو سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کے کتاب و حدیث پر مستقیم

یہ وہ ضعیف و کمزور ہیں کہ ان کو یہ نہیں پتا کہ اللہ تعالیٰ
 کی بشارتیں ہیں اور جو بڑی نعمت ہادی نادرہ تیار کیا حضرت
 سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلسِ نبوت میں حاضر ہوا ہے اللہ
 تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو آپ کے نزدیک نہ رکھنے سے گناہ سے
 اسے :
 (اصول مستقیم ص ۱)

وہ اپنی اپنی ایک صاحب دلائل معنی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ
 رکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم و حکم میں
 کو شک و گمان فرمادیتے ہیں۔ مگر اپنے مجدد و محمد بن عبد الوہاب نے خود ان کے
 متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آئندہ ہونے والے معاملات کی خبر دیتے
 ہیں جیسا کہ کتاب محمد بن عبد الوہاب کے حنفی احمد بن محمد بن عطاء اللہ
 کے مشہور دلائل کے شیخ الحدیث ابراہیم بن عبد اللہ الفلاح نے لکھا ہے

ان ارجو ان انت فحمت اگر تم ہوا تو ان کے اعدا کے لیے
 لا اله الا الله آت کادہ جو دعا تو میں امیر کرتا ہوں
 لا اله الا الله تعالیٰ و تعلق کر اللہ تعالیٰ نہیں غائب کرے گا
 خدا و اعدا اعدا اور خدا و اس کے اعدا کے ہم نام بن جلا گئے
 محمد بن عبد الوہاب ص ۱۰۰

ابجدیث کے نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کے نفی اور ان کے زمین والے فیض میں یہ عقیدہ رکھنا وہ نہیں
 نزدیک حبیب رب العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق
 عقیدہ رکھنا کہ آپ کے نفی اور ان کے زمین والے فیض میں یہ عقیدہ ہے کہ
 اپنے سولہ میاں نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ
 وہ ان سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

کس کے فیض سے مستفیض ہیں

(اصول مستقیم ص ۱۰۰)

وہ اپنی اپنی ایک معنی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم و حکم میں جیسے نذیر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی امتحان نظر کے قیام میں ہیں مگر اپنے ذوق کے رنگ میں
 حسین و بدیہ کے متعلق ان کا ان ہر دو میں عقیدہ ہے کہ

حبیب ذات ہے کیا ہم علم و حکم

کس کا آج نہیں ہنسنے میں نظر و قری

(اصول مستقیم ص ۱۰۰)

کہ وہ ان کے نزدیک تو یہاں نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب میاں
 یہ مثل کیا ہے

اسی حال تعلیم میں : دین عالم و وہی مثل کیا

(اصول مستقیم ص ۱۰۰)

و انہوں کے نزدیک بڑب فدا علی اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو دیکھنا شکر سے
گناہ ہے فرقہ بڑی میاں خیر حسین دہلوی کے کتاب حیا المؤمن کے حروف کو لڑ
لستے جو سے لکھے ہیں
ظہر میضی بر دل غسلی
بڑ اور مژد چشم حق بینے
نہ فر معرف اور دیدہ ہینا
ظہر غش غش دل ہر اہل لغو سے
(معارف الحق ص ۵۷)

و انہی کے اہم میاں نہیر میں سے وہ جس کے فتاویٰ میں ایک مولیٰ نور حضرت
صاحب کی ہر ہے۔ جس کے الفاظ ہیں
و فتاویٰ ذکر بر شہ ج مطہر دل
مولیٰ نور میں کے جسے جہاں مژد ہو گیا مولیٰ کے جسے جہاں مژد ہو گیا
پر عقیدہ سے مژد اہل طریقت کے جسے جہاں مژد ہو گیا کہنا ان کے نزدیک شکر
و یونہی اور یونہی سے وہیوں کے اہم انہی سے لکھا ہے کہ
یعنی جو چکر کاٹا ہے ہندو سے مصلو کر کے کاٹا وہ انہی خواہ
میں شاہ آخرت میں جو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ ہی کو نہ ولی
کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ تقویٰ لہ میان مانت
لیکن اپنے پیروں سے سنیہ محمد کے متعلق انہی عقیدہ یہ ہے کہ
دوبے حضرت بل و علامت ماست ایشاں ہر دست قدرت
شور و فتنہ و چہرے رازانہ امر قدر تیر کہ بس فیض و جنت برو پیش
رو سے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ایں چہن وادام و چہنایے
ویرم خواہم واداکر خشنہ کتاب حضرت ایشاں دست راستے
ہیت نوو حضرت وادان نای علی انور ماضیہ بیت نبی کریم و تبا علیہ
آن شخص را ہم قبول فرمود و اس شخص پیش از پیش الحاح کر حضرت
ایشاں ہاں شخص فرمود کہ ایک دور و توقف باید کرو بعد ازاں ہر

مناسب وقت خواہ شد۔ حال بل خواہ آمد ہر دست ایشاں ہاں
استغفار و استغفار کتاب حضرت حق متو پر شد ہر دست ہر دست
کہ بندہ از بندہ ان تو استغفار کی کہ نہ کہ بیت نبی فانیہ و دوست مرا
گرامتہ و ہر کہ ہر عالم دست کیے را کی گویہ پاس دست کیے ہی ہمیشہ
کی کہ نہ واد صاف ترا با طاق خلوقات حق بیت نیست پس وادان
مطویرہ نظر است اناں حروف مکر شد ہر کہ ہر دست ہر دست
خواہد کرد کہ کو کہ ہر دست ہر یک اناں حروف خواہم کہ
وہر ابو شعیبہ نای علیہ السلام وادان

ایک ہی حضرت حق بل وادان نے آپ کا راہنا اپنے خاص لپٹ دست قدرت
میں کیا ہوا اور کوئی چیز یا مہر سے نہ ہر کہ نہایت دفع اور بدینہ علی۔ آپ کے
ساتھ کے کہ نہ کیا کریم جسے ہمیشہ چہر نہایت کی ہے۔ اور چہن ہی طاق
گئے کہ ایک شخص سے آپ کے پاس حاضر ہر کہ دست کی و خواہست کی اوچکر
آپ ان آیات میں علی اہم بیت میں کیا کر کے تھے۔ اس لیے اس شخص کی نہایت
آہل دیکھا جب اس شخص نے نہایت الحاح اور اہر کیا تو آپ نے اس سے
کہا کہ ایک دور و توقف کرنا چاہئے۔ بعد ازاں ہر کہ مناسب وقت ہو گا ان
میں کیا جاسے۔ پھر آپ اجازت اور استغفار کیے کے چاہا جس میں متوجہ
اور عرض کیا کہ بندہ ان واداکر سے ایک بندہ اس ہر کہ دست کرنا ہے کہ فہر
ست نہایت کرے اور اپنے پیروں خواہ خواہ اسے اور اس جہاں میں جو کوئی کسی کا
اگر کہہ آئے۔ ہمیشہ ہستی کی ہی پاس کر رہے۔ اور حضرت حق کے اوصاف اور
انسانی مخلوقات کے ساتھ ہر کہ نہایت نہیں نہیں اس مصلو میں کیا فتنو یہ ہے اس
حرف سے علم ہو کہ ہر شخص تیر سے اپنے ہر دست کرے گا۔ اگر کہ فہر کہ ہی کہ نہ چاہا
ہم ہر ایک کہ نہایت کر لیں تھے۔ وادان شعیبہ نای علیہ السلام وادان
و انہوں کا عقیدہ تھا کہ ایک مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہے کہ کسی

کو قطع نہیں ہونا چاہیے مگر اپنے سینہ اس کے متعلق عقیدہ ہے جو مروج المذہب میں ہے۔
مولوی ابو الحسن نے مذکورہ لکھا ہے۔

• آپ کا فرما پورا مضافانِ رحمت کی بات تھا کہ جہاں سے گزرتے
سر سبز میز و شاہی بہار و کرت چھوڑ دیا ہے۔ دیکھنے والوں کا متغیر
ہوا ہے کہ جہاں آپ تھوڑی دیر بٹھری گئے وہاں مساجد میں رونق
الہیہ بول کا چل چلا۔ ایمانوں میں مانگوں کا شوق۔ اسلام
کا بخوش چہرہ بگیا۔ اور کہیں کہیں شرک و بدعت اور نقص و باطل کا
چہرہ بگیا۔ اور جو بیتوں اور بقعت آپ کے قدم سے گزری وہ
ملن و غزل سے محروم ہے۔ ہمارا سال تک یہ اثر اور زور رہا۔

دوسرے سید احمد شہید رضی اللہ عنہ (۱)
مولانا ذوالفقار علی صاحبہ فرماتے تھے کہ سید صاحب اس زمانہ اور ہندو
سہیل پر اس کے کثر خیر جہات میں تشریف لے گئے وہاں اب تک خیر و برکت ہے۔
اور وہ ایک گوفوں اور قصبہ ایسے ہیں جہاں نہیں گئے وہاں اب تک وہی برکت
اور شامت باقی ہے۔ چنانچہ بٹھری نہیں گئے۔ وہاں کے قول میں وہی جہالت و
قنوت ہے۔ اور ایک مختصر قول ہے جہاں ملازمت کے دیا گیا جو کسی آغا
سید صاحب کی ضرورت سے وہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں بھی خیر و برکت باقی جاتی
جاتی ہے مگر ایک نور متغیر ہے کہ ہر چہ وہ گئے اور اودھ و جیس گلیٹ
دوسرے سید احمد شہید رضی اللہ عنہ (۱)

ابو الحسن نے مذکورہ فرمایا کہ

• میرے تھے حضرت نورجی صاحب نے اس کے ایک بزرگ اور سید صاحب کے
میرے تھے والدہ سے فرمایا جہاں جہاں حضرت سید احمد
کے قدم گئے وہاں وہاں برکت کے آگے جاتے ہیں ایک جگہ
تشریف لے گئے اس قصبہ میں نورسوں کا مندر پہلے ملا تھا۔ انہوں نے

حضرت کو رک گیا قلعی کے چھانکے نہ جانے دیا۔ اب خدا کی رحمت
دیکھتے نورسوں کا مندر نہایت سربس ہے۔ اور وہ لوگ بہت خوش حال

ہیں اور کامیاب اور بخیر و برکت ہیں۔ دوسرے سید احمد شہید رضی اللہ عنہ (۱)
دوسری روایتوں کے مولوی اہل کثرت کا مذکور ہے سید احمد بریلوی اور
کے ساتھیوں کے متعلق ایک قصیدہ تہنیت لکھا۔ چند اشعار اس کے لکھے جاتے
ہیں اور اس کی تہنیت کو آپ جملہ نہیں لکھے کہ نورسوں کے زور کا نام انا بیار
نہ لکھے علیہ وآلہ وسلم کہ وہ عظمت و عظمت میں ہے بزرگوار اپنا کام نہیں لکھتے

• مولانا مسعود علی صاحبہ فرماتے ہیں کہ سید صاحب
رحمت دیکھتے وہ نور نظر آتا ہے
کہیں نور جو ہر جگہ زمین کو دیکھا
آپ سے نور تک نور سے ہمارا مال
کافور سے روشن ہے زمین و آسمان
نور احمد و علی صاحبہ و نور زمان
مقصود اگر بعد نبی کے کوئی
مقام کو اس کے قریب کون کی گئے
مقام سے ترک کیا کہ کیا نسبت؟
یہ نسبت نے ملائکہ کی گزشتہ نسبت
نور انہوں نے مال قبلہ اور اب صفی
فیض سے تیرے ہوا دم میں دیا فرماں

دوسرے سید احمد شہید رضی اللہ عنہ (۱)

مولوی احمد علی صاحبہ فرماتے ہیں کہ متعلق دین و دنیا و دنیاویوں کا عقیدہ ہے۔ ہے کہ مولانا
صوفی کے پاؤں دھو کر پناہ تاجات اخروی کا سبب ہے۔ (۱) نور احمد شہید رضی اللہ عنہ (۱)

و اپنیوں کے نزدیک بھی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد بنانے کا
ہے۔ مگر وہی اشریت میں ہرگز اشریت میں تھا کہ اسے نہ دیکھتا تھا۔ لہٰذا یہی کہہ
ہے۔ ۶۔

۱۔ وہی کہہ فیصلہ کا معنی ہے۔
اپنیوں کو وہی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فراموش ہونے کو بھی
بہت ہی بے تشدد جواب دے گا۔ ہرگز اسے اشریت میں۔ اور فرمانیت کا اشارہ
کرتے ہیں مگر اپنے سرور کی خلیل احمد انیسویں کے متعلق ان کا یہ لفظ چکا
مولانا خلیل احمد صاحب نے فراموش کیا۔ ان میں فراموش ہوا
کچھ نہیں؟ تذکرۃ اہل بیت (۲)

اپنے مولوی رشید احمد شکر کے متعلق عقیدہ ہے کہ
"یہ وصفت کروں اس کا مستند
انسان کس حق میں فرشتہ دیکھا!"

تذکرۃ اہل بیت (۲) رشید احمد شکر
و اپنیوں کے نزدیک امام الانبیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز خانہ
نکاح شریک ہے مگر اپنے مولوی رشید احمد شکر کے متعلق عقیدہ یہ ہے
"مولوی مگر جسے صاحب گیند کے فراموش ہیں کہ میری خوش۔ ان
صاحب چرا اپنے والد کے برابر مگر معقول ہیں۔ ۱۰ سالہ منقسم
و ہیں۔ نہایت باہر اور عابد و زاہد و حقین بسبب ان کی امانت
جی ان کو حفظ نہیں۔"

انہوں نے محبت و ناپاک کو دنیا حضرت ان کے لیے ایک ہی
شکر و مدد ہیں مگر کسی نے حضرت کو نہیں دیکھا۔ جن ایام میں میرا
قیام تھ مگر میں تھا۔ ورنہ ان میں نے صبح کی نماز حضرت کو کھنکھاتا
کو کھنکھاتا میں چڑھتے دیکھ۔ اور ان کو سنا کہ میری
حضرت نماز میں تھے۔ اور کچھ جسے کچھ سے تشریف لایا

کرتے ہیں؟
تذکرۃ اہل بیت (۲)
و اپنیوں کا محبوب خدا علی افضل الخیر و افضلہ و احسنہ کے متعلق عقیدہ
ہے کہ وہ بشری کو کہہ دیوں سے بالاتر نہیں۔ مگر رشید احمد شکر کے لیے اپنے
حق خود ہی یہ کہتا ہے کہ

مستن و حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور
پتھر کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اس نے مانے میں جاہلیت و
سکات موقوف ہے میرے اتباع پر؟ تذکرۃ اہل بیت (۲)
و اپنی امام الانبیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہر عام یہ کہتے پھرتے
کہ کتنی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی فرما کر قبول نہیں فرمایا۔ مگر اپنے
روای خلیل احمد شکر کے متعلق عقیدہ ہے کہ
"مولوی خلیل احمد صاحب اللہ عزت میں۔ اور ان کی کوئی دعا نہیں
جوتی۔"

و اپنی سرور اکبر علامہ سلیم بن اہلبیت و جماعت کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ
یہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان سے دے زاہد بیان کرتے ہیں مگر وہی
و اپنی عزت کو کوئی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق
نہیں جوتی۔ ان اپنے مولوی خلیل احمد شکر کے متعلق یہ کہتے کہ توفیق
ہو گئی ہے کہ

"حضرت کے کلمات بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ ان
کا ادراک کچھ جیسے ناکارہ کی تو کیا حقیقت ہے۔ بڑوں کو بھی
مشکل تھا؟
تذکرۃ اہل بیت (۲)
رشید احمد شکر کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ

موجہ کرم باقی مست لغت اد
یہ آں را مطلق و غایت بحر!

(ذکرۃ الخلیل ۱۵)

وہی ہی وہی علی علیہ السلام نے شہنشاہ ہر دوسرے احمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے متعلق عقیدہ یہ لکھا ہے کہ
"نفس ہر بیت میں مثال آپ کے جلد ہی آدم ہیں؟
مگر مولیٰ رشید احمد گنگوہی کے زمانہ ہماری بے مثل قرار دیتے ہوئے
کہتے ہیں کہ

قطب عالم و فرشتہ و دران ہے مثال!

چرخ عرفان نور الیقین غرض خصال!

(ذکرۃ الخلیل ۱۵)

علی علیہ السلام نے اپنے پیروں رشید احمد گنگوہی کے متعلق یہ
نظر یہ ہے کہ
"میں تو ابس دہاد رشیدی اسکے کتوں کے برابر ہی نہیں؟

(ذکرۃ الخلیل ۱۵)

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی
فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ
"قطب عالم و فرشتہ و دران ہے مثال

چرخ عرفان نور الیقین غرض خصال

(ذکرۃ الخلیل ۱۵)

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ
وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی
فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ

(ذکرۃ الخلیل ۱۵)

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

فراہد ہی نہیں کر سکتے مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ ہے کہ

وہی ہیوں کا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی

منہ سے نکلتی ہے وہ سب اس لیتا ہے۔ اور خیال وہ ہم اس کے دل میں گزرتا ہے
وہ سب واقف ہے سوائے باتوں سے مشرک ہو جا آہستہ۔ اور اس قسم کا
سبب شرک نہیں۔
(تقویۃ اللہ ایمان مثل)

مکین اپنے مولوی ارشد علی صاحب فرماتے ہیں کہ عقیدہ ہے
اس اس کی تصدیق ہر آدمی کو ملے ہے جس نے آئی اور خود ہر آدمی کا
حجہ یہاں کر جاتا ہے وہ اس کے لیے کہ آئے ہر آدمی کا قلب میں پیدا ہوا
قبل انکہ کسی کا جواب حضرت والا کی زبان فیض برکات سے ہو گیا
یا بعض پریشانی کی حالت میں حاضر ہوئے تو خطاب خاص یا خطاب
عام میں کوئی بات ایسی فرمادی جس سے عقلی ہو گئی۔ اور شہادہت مستقیم
وہ بتوں کے عقیدہ ہے کہ قرآن کریم بتا کر شرک کی ابتدا ہے۔ اس لیے اس
کے پاس ہر باحق کو کسی آواز میں سنائی دیتی ہیں۔ ہر تین دکھائی دیتی ہیں کہ
غیب و غریب تصدیق نظر آتا ہے۔ جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً
کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر نشین ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کہیں۔ مصافحہ کیا اس
طرح کی چیزیں بتوں اور ان کے علاوہ دوسری کی قبول پر بھی ہمیشہ آگاہی ہیں۔ ہر
باد رکھنا چاہتے ہر میرے شبہ ان کی جالی ہیں۔ ہر آدمی کے عین میں نظر ہر چیز کو
قریب کا کرشمہ دکھاتا ہر اکہا سنا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔

اک کتاب (الوسیلۃ) مصنفہ ابن تیمیہ
عزرا نے کانگریسی مولوی حسین احمد ندوی کے متعلق یہ عقیدہ لکھا ہے کہ
"مولوی ابراہیم صاحب کی موت کا وقت قریب ہوا قرآن میں نے
اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا۔

حضرت والا صاحب کمرے میں قرا و پڑھیں گے کہ حضرت مدنی
جس سے ہیں۔ اور نگاہ سے ہیں۔ شاہ و حسن اللہ صاحب آئے
میں بچہ کو مخاطب۔
دارالعلوم بابت مدینہ منورہ

۱۰ جنوں کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امام عالمین
سید عالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی نذرنا حرام ہے مگر مولوی
عالم احمد شرعی کے لڑکے عطا اللہ کی طبیعت ناساز ہو جاتے تو اس
صحت کے شکر پر مولوی ابراہیم میر سیکورٹ کا اپنی کتابیں تیسیم
سنہ کی نذرنا جواز ہے۔

۱۱ جنوں کے نزدیک قبلہ کو بک کر یا کھنڈا ہر سبب ہر چارے سردار مولوی
عالم احمد شرعی قبلہ کو بکھا ہے۔ اور لاہور میں امرتسر ۲۰ روزہ شہداء
مولوی رشید احمد گنگوہی کے کہی دیوبندی و ہادیوں کے نام نہایت اہل
الکھن نے مرثیہ میں لکھا ہے کہ:

بدھ کو آپ مائل تھے اور ہی حق بھی دار حق!

مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

حاج حج دین و دُنیا کے کہاں ملے جاتیں ہم پایا

گیا وہ قبلہ سعادت روحانی و جسمانی

وہ جنوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی مائیں
کوئی دخل نہیں ہے۔

مگر رشید احمد گنگوہی کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ:

بدھ کو آپ مائل تھے اور ہی حق بھی دار تھا۔ (مرثیہ مل)

غیر متقدمین اور دیوبندی و ہادیوں کے نزدیک انبیاء بھی لا الہ الا اللہ
انفیسیت جاسنے کے منہ میں ہیں۔ ہر اپنے مولوی رشید احمد گنگوہی
کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

۱۲ اہل باری حدیث اور سنہ عالم ۳۰۰۰ کو زکریاؑ - سہ قادی برشیدہ - اہل
کرامت مرثیہ ۱۰۰۰ لایا لایہ ریت اور شہداء جہنم کے قادیان برشیدہ



”دسیات کے پڑھنے اور پڑھانے اور مجاہد اور مہانت
ان سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ایسے حضرات کو اپنی
سکھوں سے دیکھ لیا۔ ان حضرات کو دیکھنے سے یہ سمجھیں
اگیا کہ اسلام کیا چیز ہے۔“

دہلی کے کانپن اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پاک پڑیا
کی نیت سے مجاہد اور شریک ہے۔ مگر مکتوبہ و دیگرہ و لوہندی اکا
کے مزارات کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔
مرد و عورت دہلی کے نزدیک امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے منقول احادیث قیامت میں بھی ہیں۔ مگر مرد و عورت کا اپنے
مشتعل یہ عقیدہ ہے کہ

”ایک ایک لفظ میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ قول
تو لے کر کہا ہے۔“

تقریریں کر رہے آپ نے دہلی ہندی اور اہل حدیث اکابر کی عوامی وساعت و باقی توجہ
مطلوبہ کرنا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک خدا کی صفات
ان کا اسلام اور مذہب کیا ہوگا؟ پھر ان کو کوئی کارکردہ اور اسلامی حسیات
نے ملاحظہ فرمائی کہ اسلام کے نام پر بننے والی مملکت پاکستان کی کیسے ان لوگوں
تجدید ہو کر نفاذ کی۔

شرم نہی عوفیہ خدا یہ بھی نہیں دہلی نہیں

مسلمانوں کو چاہیے ایسے مقامات ایسے اکابر اور علماء شریعت سے بھیجیں۔ اور اللہ تعالیٰ
سے کئے جانے والے وعدہ و وعظ کے تحت و انتہائی حق و انصاف کے تحت
ملا

ملفوظات علامہ محمد شفیع عثمانی ج ۱۰ صفحہ ۱۰۰ سے رسائل و رسائل ج ۱۰



شاہ جمال



عليه آلهي، باعتماد راه طيبه سہالکوت

مولانا حاج ابوالمجد محمد ضياء اللہ قادری اشرقی

کی مختلف اقسام کی

